

نماز کے لئے ارکان متعین ہیں اسی طرح اس کے لئے اوقات بھی متعین ہیں۔ جس کا ہر ذی عقل مشاہدہ کر سکتا ہے۔ لہذا وقت مقررہ ختم ہونے کے بعد نماز قضاء ہو جاتی ہے۔ جس کے ادا کرنے سے وہ برکت و فضیلت حاصل نہیں ہوتی جو بروقت ادا کرنے سے حاصل ہوتی ہے۔ فرق ان دونوں میں صرف یہ ہے کہ نماز عقلی اور شعوری بلکہ فکری عبادت ہے۔ جس کے لئے عمل، شعور اور فکر کی ضرورت ہے چونکہ نماز محبوب کی یاد اور اس کے ذکر کا نام ہے جس کے لئے فکر کی ہمہ جہتی اور توجہ کی ضرورت ہوتی ہے کیونکہ جیسے پہلے میں نے عرض کر دیا نماز گویا تب حقیقی ہوگی جس میں ابتداء سے انتہاء تک مصلیٰ تصور کو ملحوظ خاطر رکھے کہ میں اللہ کے سامنے ہو کر اس سے ہم کلام ہوں۔ اسی خیال و تصور میں منہمک رہتا ہی حقیقی نماز ہے۔ اس کے بلا اس سوچ و فکر رکھنے والے نماز پڑھنے والوں کے بارہ میں ارشاد باری ہے۔ فویل للمصلین الذین هم عن صلاتهم ساهون مفہوم یہ کہ اس نمازی کیلئے ہلاکت ہے جو اپنے نمازوں کے اوقات سے غافل ہوں یا نماز پڑھتے ہیں۔ لیکن دل کی مشغولی، ذہن کی رسائی اور فکر الہی کی طاقت سے خالی ہو کر نماز پڑھتے ہیں۔

سارق صلوة: خشوع و خضوع سے خالی ہو کر نماز پڑھنے والے پر یہ وعید اور ہلاکت کا تازیانہ وارد ہوا اس بے توجہی سے نماز پڑھنے پر آنحضرت نے بھی وعید فرمائی ہے۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے۔

عن ابوہریرۃؓ قال قال رسول اللہ ﷺ اسوأ الناس سرقة الذی یسرق صلاتہ قال وکیف یسرق صلاتہ؟ قال لا یتعم رکوعها ولا سجودها (رواہ طہرانی)

حضرت ابو ہریرہؓ سید الانبیاء علیہ السلام سے روایت کر رہے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا سب سے بڑا چور وہ ہے جو اپنی نماز کی چوری کرے حضرت ابو ہریرہؓ نے پوچھا کہ نماز کی چوری کیسی ہوتی ہے۔ فرمایا کہ (نماز کی چوری یہ ہے کہ) نمازی اپنے رکوع اور سجدوں کو مکمل ادا نہ کرے۔

مناجات کا طریقہ: آنحضرت ﷺ نے ہمیں اپنی نمازوں کو مکمل نماز کا درجہ دینے کے لئے حکم دیا۔

عن ابی ہریرۃؓ قال قال رسول اللہ ﷺ ان احدکم اذا قام یصلیٰ انما یقوم یناجی ربہ فلینظر کیف یناجیہ (رواہ ابن خزیمہ فی صحیحہ فی حدیث)

ابو ہریرہؓ نے ایک طویل روایت نقل کی جس میں یہ حصہ حدیث بھی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی شخص نماز پڑھنا شروع کر دے (وہ یہ تصور کرے) کہ اس کا کھڑا ہونا اس لئے ہے کہ وہ اپنے رب سے مناجات (سرگوشی کرے لہذا اسے یہ خیال رکھنا چاہیے کہ وہ کس طرح (اپنے رب سے) مناجات کر رہا ہے۔

اخلاص کی برکتیں: محترم حاضرین: اگر ان اندوہناک وعیدوں کے بعد بھی اگر کوئی شخص نماز بے فکری، بے شعوری، عدم خشوع و خضوع کے اسباب بن جائے تو اس کا حال ناگوار ہوگا۔

یعنی مجھے اس مٹی اور گارے سے بنے گھروں سے محبت نہیں بلکہ ان میں رہائش پذیر لیلے کی نسبت کی وجہ سے چومتا ہوں۔ کتے کو چومتے اور گود میں بٹھانے کی وجہ پوچھی جاتی، کسی نے دیوانہ سمجھ کر پوچھا کیا کر رہے ہو وہ جواب دیتا ہے کہ یہ کتا بھی لیلیٰ کے گھر سے گزرا ہوگا۔ میری محبوبہ کی ہوا اس کو لگی ہوگی۔ جب ایک مجازی عاشق کی یہ حالت ہے جسے اپنے محبوبہ سے معمولی نسبت بھی حاصل ہو قدر کرتا ہے تو جو اشیاء حقیقت میں اللہ کی طرف منسوب ہیں ان سے محبت اور اسکے حکم پر عمل نہ کرنا بعید از عقل ہے یہ بھی یاد رکھیں کہ اللہ کے رسول ﷺ کو سب سے بڑھ کر نسبت اللہ سے ہے، تو رسول کے ساتھ محبت بھی ایمان کا جزو ہے۔ اللہ کے بعد حضور کی شان عالی و برتر ہے یہی کیفیت کلام اللہ یعنی قرآن سے محبت کی بھی ہے کیونکہ یہ اسی کا کلام ہے اور بیت اللہ سے بھی محبت ہوگی کیونکہ یہ اللہ کا گھر ہے۔ اسی کی طرح منسوب ہے۔ اسی وجہ سے حجاج کرام مستانہ اور قلندرانہ عشق میں مبتلا ہو کر اسکے گرد طواف کرتے ہیں

عبادت میں ترتیب: بہر حال بات عبادات کی آپس میں ترتیب اور اس کی حکمت کے بارے میں ہو رہی تھی، درمیان میں نماز کے خشوع اور اللہ سے محبت کا ذکر بھی ضمنا ہوا۔ اس سے پہلے میں نے زکوٰۃ کے بعد رمضان کا ذکر کیا، حدیث میں اسے ”ہوشهر الصبر و الصبر ثوابہ الجنة“ جیسے خوشخبری سے نوازا گیا۔ میرا صبر ہے یعنی حلال کھانا، پینا اور جماع ترک کرنا ہے اور ہمیں روزوں کی ادائیگی یا تربیت کرانے کے فوراً بعد اعتکاف کا ارشاد کیا گیا تاکہ ان متروکات کے ساتھ، روزہ دار اب اپنی بیوی، اولاد اور گھر کو بھی چھوڑ دے اور اللہ کے گھر کو اپنا گھر بنالے۔ اب جونہی رمضان المبارک کا اختتام ہے۔ اشہد حج شروع ہو گئے۔ اور یہ اس طرف اشارہ ہے کہ ان متروکات کے ساتھ اپنے گھر، شہر اور وطن کو بھی چھوڑ کر دیار محبوب، خانہ معشوق میں جانے کی تیاری کر لو۔ آپ کو اندازہ ہوگا کہ رمضان شریف گزرتے ہی اللہ کے نیک و عاشق بندوں کے دل خانہ محبوب کی طرف متوجہ ہو جاتے ہیں، ہر ممکن کوشش کرتے ہیں کہ جیسے بھی ممکن ہو دیار یار میں پہنچیں۔ حرم اقدس پہنچنے سے پہلے احرام کی حالت میں حجاج حسانات میں معروف ہو جاتے ہیں۔

ابتدائے عشق: لیکن ان سب سے بڑھ کر یہ سفر اسلئے بھی محترم اور مقدس ہے کہ اسکی ابتداء عشق سے ہوتی ہے جو تمام کائنات کیلئے بمنزلہ نقطہ و مبدأ ہے ترقی کا زمانہ ہے جدید سواریاں، موٹر، بسیں، ریل اور جہاز موجود ہیں گزشتہ ادوار میں تو ان سہولتوں کا تصور بھی نہ تھا۔ میرے دادا جان حج کی صعوبتیں، سڑکوں کا نہ ہونا اور راستوں میں لوٹ مار کے واقعات بیان کر کے اس مبارک سفر کے واقعات بیان کرتے جس سے اندازہ ہوتا کہ اس مقدس حج کیلئے اسلاف نے کیا کیا مصائب برداشت کئے۔ اب تو بحمد اللہ جدید ترین وسائل موجود ہیں خچروں پر سوار ہو کر یا پیدل جانے کا تصور یاد رفتہ بن گیا ہے۔ حجاج کرام احرام کی چادر بطور کفن اپنے بدن پر باندھ کر بے خوف و خطر حرم اقدس کی طرف رواں دواں رہتے ہیں، ہر نشیب و فراز پر اپنے معبود حقیقی کی دعا مانگتے ہیں کہ ”لیبیک

اللهم لبيك لا شريك لك لبيك الدع“ کہتے ہوئے متانہ وار جاتے ہیں اور انشاء اللہ یہ سلسلہ نہ صرف آج بلکہ تا قیامت جاری رہے گا۔

انبیاء کرامؑ اور حج بیت اللہ: محترم حاضرین! ایک روایت میں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تمام انبیاء کرام نے بیت اللہ شریف کی زیارت کی تمام انبیاء میں سے موسیٰ علیہ السلام و عیسیٰ علیہ السلام کو میں اپنی آنکھوں سے دیکھ رہا ہوں جو احرام باندھے وادیوں اور گھاٹیوں سے گزر رہے ہیں۔

عن ابن عباسؓ قال کنا مع النبی ﷺ بین مکة والمدينة فمررنا بواد فقال ای واحدہ؟ قالو وادی الذرق قال کانی انظر الی موسیٰ فذکر من طول شعرة شیئاً لایحفظہ داود واضعاً اصبعہ فی اذنه لہ جو ارالی اللہ بالتعلییم مارا بھذا الوادی قال ثم سرناحتی اتینا ثیمہ فقال ای ثیمہ ہذہ؟ قالوا ثیمہ ہرشی اولفت قال کانی انظر الی یونس علیہ السلام علی ناقة حمراء علیہ جبة صوف وخطام ناقته علیہ مارا بھذا الوادی ملیباً (رواہ ابن ماجہ)

”ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ ایک بار ہم لوگ حضور ﷺ کے ساتھ مکہ اور مدینہ کے درمیان چل رہے تھے ہمارا گزر ایک وادی سے ہوا آپ نے پوچھا کہ کونسی وادی ہے ساتھیوں نے جواب دیا وادی اذرق ہے فرمایا میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اس وادی سے گزرتے ہوئے گویا اپنے آنکھوں سے دیکھ رہا ہوں آپ ﷺ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بالوں کی لمبائی کے متعلق بھی کچھ فرمایا تھا جو حدیث کے راوی داؤد بن ابی العالیہ کے ذہن میں نہ رہا اور فرمایا کہ موسیٰ علیہ السلام کانوں میں انگلی دبائے ہوئے بلند آواز سے تلبیہ کر رہے ہیں اور اللہ تعالیٰ سے آہ زاری اور فریاد و پکار کرتے چلے جا رہے تھے ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ ہم کچھ اور چلے اور ایک گھاٹی پر پہنچے آپ ﷺ نے پھر پوچھا یہ کونسی گھاٹی ہے ہم نے (ہرشی) یا لفت بتائی آپ نے فرمایا میں گویا آنکھوں سے دیکھ رہا ہوں کہ حضرت یونس علیہ السلام اونی چنہ پہنے اونٹنی پر سوار ہیں جس کی مہار بھی چھال سے بنی ہوئی ہے تلبیہ کہتے ہوئے وادی سے گزرتے چلے جا رہے ہیں ایک دوسرے روایت میں حضرت ہود علیہ السلام اور صالح علیہ السلام کا ذکر ہے کہ اس سفر حج میں حضور ﷺ نے حضرت ابو بکرؓ سے پوچھا کہ یہ کونسی وادی ہے انہوں نے کہا وادی عسقلان آنحضرت ﷺ نے فرمایا یہاں سے ہود و صالح علیہ السلام بھی چننے کا تہبند باندھے دھاری دار چادر اوڑھے حج بیت اللہ کیلئے سرخ اونٹنیوں پر سوار گزر رہے ہیں جن کی مہاریں درخت کی چھال سے بنی ہوئی ہیں۔

جنتی پتھر: محترم دوستو! میں عرض کر رہا تھا اللہ تعالیٰ نے حرم محترم اور اس کالی کوٹھڑی کو شان اور عظمت دی اسکی مثال ملنا اس دنیا میں ناممکن ہے۔ یہاں پر خاصان خدا کے قدم لگے ہیں جن کے نشانات آج تک موجود ہیں مقام ابراہیم آپ نے دیکھا ہے اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو ان مقامات مقدس کی زیارت سے بار بار

نوازے۔ جس پتھر پر کھڑے ہو کر خانہ کعبہ کی تعمیر ابراہیم علیہ السلام کر رہے تھے جدا مجد ابراہیم علیہ السلام کے قدم کے نشانات اس پتھر پر جو اللہ کے حکم پر لٹ کا کام دے رہا تھا موجود ہیں۔ حجر اسود جنت کا پتھر ہے جسے ہم گناہ گار اپنے آنکھوں سے دیکھتے ہیں کتابوں میں لکھا ہے۔

عن ابن عباس قال قال رسول الله ﷺ نزل الحجر لا سود من الجنة وهو اشد بياضاً من اللبن فسودته خطايا بني آدم

ابن عباس آنحضرت ﷺ سے روایت کر رہے ہیں کہ آپ نے فرمایا حجر اسود جنت سے دودھ سے زیادہ سفید اترتا تھا اسے اولاد آدم کی کوتاہیوں نے سیاہ کر دیا۔

بوسے حجر اسود: حضور اکرم ﷺ حجر اسود کے پاس آ کر اسے چومتے اور اور رو کر اللہ کے سامنے دست بدعا ہوتے حضور ﷺ نے حضرت عمرؓ سے فرمایا یہی وہ مقام ہے۔ ”جہاں آنسو بہانے چاہئیں“ بہر حال حج کے تمام افعال ایک عاشق صادق کو عشق کی باریکیوں اور عشق کے آداب کی تربیت کراتا ہے۔ کبھی منیٰ تو عرفات کی چوٹیوں پر، اسکے بعد مزدلفہ اور صفا و مروہ کی گردش، کبھی کعبہ کے پردے کو پکڑا اور کبھی رکن یمانی کو چوم کر گریہ کناں اسی عشق میں کامیابی کے بعد رب العزت نے بے پناہ انعامات کا اعلان کیا۔ ایک طویل حدیث میں میدان عرفات میں وقوف کے بارے میں ارشاد نبوی ہے عرفہ کے دن سے بڑھ کر تو اللہ کے نزدیک کوئی دن نہیں اس دن اللہ تعالیٰ نزول فرما کر دنیا والوں کا ذکر کرنے کے بعد فرشتوں کے سامنے فخر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ دیکھو میرے بندے بکھرے بالوں اور غبار آلود جسموں کے ساتھ دھکتے ہوئے دھوپ میں سسکتے ہوئے میرے پاس آگئے ہیں۔ یہ دور دراز علاقوں سے میری رحمت کی امید لے کر آتے ہیں (حالانکہ نہ انہوں نے میری رقت دیکھی ہے) اور نہ میرا غضب دیکھا ہے دوسری روایت میں یہ ہے کہ اللہ جل جلالہ فرشتوں سے فرماتے ہیں کہ میں تم لوگوں کو بتاتا ہوں کہ میں نے ان سب کی مغفرت کر لی فرشتے عرض کرتے ہیں کہ ان لوگوں میں تو فلاں ٹپلے درجے کا نکما ہے اور فلاں فلاں اور لوگ بھی گناہ گار تھے رب العزت فرماتے ہیں میں نے ان کو بھی بخش دیا۔

حاضرین محترم! اس سفر عشق میں عاشق صادق کی ایسی مغفرت ہوگی جس کے بارہ میں حضور ﷺ کا فرمان ہے۔

وعن ابی ہریرۃ قال سمعت رسول الله ﷺ من حج فلم يرفث ولم يفسق رجع من ذنوبه

کیوم ولدته امہ (رواہ البخاری)

حضرت ابو ہریرہ آنحضرت ﷺ سے روایت کر رہے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا جس نے حج کیا اور وہاں

نہ مرد و عورت بے حجاب ہوئے یعنی نجس بات چیت نہ کی اور نہ کوئی اور گناہ کیا تو وہ گناہوں سے ایسا پاک صاف ہو

گا جیسا ماں کے پیٹ سے پیدا ہونے کے وقت تھا۔

حج کرام اور قبولیت دعا: حج حجاج کے دعوات کے قبولیت کا بہترین ذریعہ ہے حدیث پاک میں ارشاد ہے

”عن ابی ہریرۃؓ قال قال رسول اللہ ﷺ الحجاج والعمار وفد اللہ ان دعوتہ اجابہم ان استغفروہ غفر لہم (رواہ نسائی)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا حج اور عمرہ کرنے والے لوگ اللہ کے مہمان ہیں یہ اگر دعا کرتے ہیں تو اللہ قبول فرماتا ہے اور اگر اپنے گناہوں کی مغفرت چاہتے ہیں تو ان کی مغفرت ہو جاتی ہے۔

ہر طواف خواہ نفل ہو یا فرض جو شخص ادا کرے حضور ﷺ کے ارشاد کے مطابق گویا اس نے ایک جان آزاد کر دی۔ انعامات کی بارش:

حج کرنے میں قدم قدم پر اجور کی بارش ہوتی ہے۔ ابن عباس سے روایت ہے کہ

قال قال رسول اللہ ﷺ ينزل الله كل يوم على حجاج بيته الحرام عشرين ومائة رحمة واربعين للمصلين وعشرين للناظرين (رواہ البیہقی)

عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اپنے گھر کا حج کرنے والوں پر روزانہ ایک سو بیس رحمتیں نازل کرتا ہے ان میں ساٹھ طواف کرنے والوں کے لئے چالیس نماز پڑھنے والوں اور بیس کعبہ کی طرف دیکھنے والوں کیلئے ہیں۔ علماء نے لکھا کہ کعبہ کو محبت کی نظر سے دیکھنا درحقیقت خدا ہی سے محبت کا ثبوت ہے خانہ کعبہ کو خدا کا گھر ہونے کی حیثیت سے رب العالمین ہی کی تجلیات کا مشاہدہ کرنا ہے جو خوش قسمت لوگوں کا حصہ اور نصیب ہے۔

حج، فقر و افلاس ختم کرنے کا ذریعہ:

معزز سامعین! اس اہم ترین عبادت پر اگر گھنٹوں بلکہ دنوں میں بات کی جائے حق ادا نہ ہوگا حج کی ادائیگی کے بعد حج کرنے والے کے حالات میں جو عظیم تبدیلی آ جاتی ہے اسکے بارہ میں آنحضرت کے ارشاد بیان کر کے آج کا سلسلہ ختم کر رہا ہوں۔

عن ابی مسعود قال قال رسول اللہ ﷺ تابعوا بین الحرمین والممرۃ فانہما ینقیان الفقر والذنوب کما ینقی الکبر عین الحدید والذهب والفضۃ (مشکوۃ المصابیح)

ابی مسعودؓ آنحضرت ﷺ سے روایت کر رہے ہیں کہ عمرہ اور حج یکے بعد دیگرے ادا کروا سنے کہ یہ دونوں فقر و افلاس اور گناہوں کو اس طرح زائل کر دیتے ہیں۔ جس طرح بھیٹی لوہے اور سونے کے میل پکیل کو دور کر دیتی ہے۔

ڈاکٹر محمد سلیم قاسمی *

اصول تخریج حدیث و نقد اسانید

(آخری قسط)

الفاظ جرح و تعدیل:

کتب رجال میں راوی کے ترجمہ میں آئے ائمہ جرح و تعدیل کے ان الفاظ پر غور کرنا ہوگا جنہیں راوی کا مرتبہ بتانے کے لیے مخصوص اصطلاحی الفاظ استعمال کیے جاتے تھے ذیل میں یہ اصطلاحی الفاظ حافظ ابن صلاح اور حافظ ابن حجر کی کتب سے نقل کیے جاتے ہیں:

صحابہ کے بعد پہلا مرتبہ ثقاہت رکھنے والے راویوں کے لیے ”اوثق الناس“، ”ثقة ثقة“ یا ”ثقة معتن“ جیسے مبالغہ کے صیغہ/الفاظ استعمال کیے جاتے تھے۔ اس طبقہ میں خود علماء جرح و تعدیل اور ائمہ نقد حضرات بھی ہوتے تھے۔ ان کی حدیث نمبر کی صحیح لذات مانی جاتی ہے۔

دوسرا مرتبہ ان لوگوں کا ہے جنہیں ثقہ کہنے پر تمام ائمہ جرح و تعدیل متفق ہوں انہیں ”ثقة“، ”معتن“، ”حجة“، ”حافظ“، ”ثبت“، ”ضابط“ وغیرہ غیر تکراری صیغوں سے تعبیر کرتے تھے۔ اس مرتبہ والوں کی حدیث نمبر دو کی صحیح لذات ہوتی ہے۔

تیسرا مرتبہ ان لوگوں کا ہے جن کی توثیق پر زیادہ تر ائمہ جرح و تعدیل متفق ہوتے لیکن انکا دکا اس سے اختلاف بھی کرتے ایسے راویوں کے لیے ”صدوق“، ”لاہاس بہ“ اور ”لیس بہ باس“، ”مامون“ اور ”خیار“ جیسے الفاظ استعمال کرتے تھے۔ اس مرتبہ والوں کی حدیث نمبر ۳ درجہ کی صحیح لذات ہوتی ہے۔ محدثین اس طبقہ کی روایات غور و فکر کے بعد قبول کرتے تھے۔

چوتھا درجہ ان رجال کا ہے جن کے متعلق ائمہ جرح و تعدیل کے درمیان اختلاف ہوتا بعض ان کی توثیق کرتے اور بعض تضعیف۔ اور تضعیف کی بھی کوئی بنیاد ہوتی، ایسے لوگوں کو ”صدوق یہم“، ”صدوق یخطی“، ”صدوق لہ اوہام“، ”صدوق یخطی کثیرا“، ”وسط“، ”شیخ وسط“، ”شیخ“، ”جید الحدیث“،